

## 240606-احادیث نبویہ زبانی یاد کرنے کی فضیلت

سوال

احادیث نبویہ زبانی یاد کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

پسندیدہ جواب

ہمیں کوئی ایسی صحیح حدیث کا علم نہیں ہے جس میں ہو کہ جو شخص اتنی احادیث یاد کر لے تو اس کیلئے اتنا اجر ہو گا۔

تاہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ احادیث یاد کرنا اور یاد کرنے کا اہتمام کرنا افضل اور بترین اعمال میں سے ہے، اس کی دلیل درج ذیل سے ملتی ہے:

1-احادیث نبویہ یاد کرنے سے احادیث سمجھنے، ان کا مضمون ذہن میں بٹھانے اور لوگوں تک پہچانے میں مدد ملتی ہے۔

2-ترمذی: (2658) میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری بات سے اپنے طرح سمجھے، پھر یاد کر کے دوسروں تک پہچانے، بہت سے حاملین فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ تک نفع پہچان دیتے ہیں) اباؤ نے اسے "صحیح الجامع" (2309) میں صحیح قرار دیا ہے۔

نیز بزار: (3416) میں محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری بات سن کر یاد کرے اور پھر اسے دوسروں تک ایسے ہی پہچانے جیسے اس نے سنتا تھا)

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث نبوی یاد کر کے بھینہ آگے پہچانے والے کیلئے دعا ہے یا خبر دی ہے۔

اور حدیث کے عربی الفاظ: "[نَصْرٌ]" [تروتازگی] کا معنی یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ اسے خوبصورتی اور رونق عطا فرمائے،

تو اس طرح مطلب یہ ہو گا کہ: اللہ تعالیٰ دنیا میں حدیث نبوی کے حافظ کو خصوصی طور پر خوشیاں اور مسر تین عطا فرمائے گا، اور آخرت میں اسے نعمتوں سے نوازے گا، حتیٰ کہ اس پر خوشحالی اور نعمتوں کے اثرات نمایاں ہو جائیں گے۔

اس حدیث کے مضمون سے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ:

یہ اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث حفظ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے تروتازگی بخش دی ہے، جبکہ دوسرا مضمون کے مطابق یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے تروتازگی بخشے، دونوں مضمونوں میں سے خبر کا مضمون زیادہ مضمبوط ہے "انتی مرقاۃ المفاتیح" (1/306)، ازملا علی قاری۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو علم اور ہدایت اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی مبینہ کیا ہے اس کی مثال موسلاہ دھار بارش کی طرح ہے جس سے زمین صاف ہونے کے بعد پانی کو پی بھی لیتی ہے اور بہت گھاس اور سبزہ اگاتی ہے اور جوز میں سخت ہوتی ہے وہ پانی روک لیتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو فائدہ پہچاتا ہے، لوگ اس پانی کو خود بھی پیتے ہیں اور جانوروں کو بھی پلاتے ہیں نیز فصلوں کو آبیاری بھی کرتے ہیں اور کچھ بارش زمین کے ایسے حصے پر ہوتی ہے جو بالکل بخیر میدان ہے، نہ وہاں پانی رکتا

بے اور نہ سبزہ الگا ہے، یہ اس شخص کی مثال ہے جو اللہ کے دین کو سمجھ کر اس کا فقیر بن جائے اور اس کو آگے پھیلانے اور اس شخص کی مثال بھی ہے جس نے اس دین کی طرف سر نکل نہ اٹھایا اور مجھے دی گئی اللہ کی ہدایت کو قبول نہ کیا)

بخاری: (79) مسلم: (2282)

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی تین اقسام بیان کی ہیں : ایک قسم سمجھدار صاحب علم کی ہے جو لوگوں کو بھی دین کی سمجھ دیتا ہے، اور دوسرا قسم وہ ہے جو علم کا حافظ ہے لیکن قیمہ نہیں ہے۔

تیسرا قسم وہ ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں اور یہ مذموم قسم ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی باقی کو سننے والوں کو مختلف قسم کی بارانی زینوں سے تشبیہ دی ہے، چنانچہ کچھ لوگ عالم، با عمل اور دوسروں کو سکھانے والے ہوتے ہیں، انہیں زر خیز زین سے تشبیہ دی کہ زمین پانی جذب کر کے خود بھی فائدہ اٹھاتی ہے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے۔

اور کچھ لوگوں کے پاس علم ہوتا ہے لیکن دنیاوی امور میں مشغول رہتا ہے، لیکن وہ اضافی اور نظری امور میں حصہ نہیں لیتا یا جو کچھ اس نے یاد کیا ہوا ہے اسے سمجھتا نہیں ہے، تاہم یاد کیا ہوا علم دوسروں تک پہنچا دیتا ہے، اس شخص کو ایسی زین سے تشبیہ دی ہے جس میں پانی جذب تو نہیں ہوتا لیکن جمع شدہ پانی سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں، اسی شخص کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں اشارہ ہے : (اللہ تعالیٰ اس شخص کو ترویزادہ رکھے جو میری بات سن کر یاد کرے اور پھر اسے دوسروں تک ایسے ہی پہنچائے جیسے اس نے سنا تھا)

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو علم کی بات سن کر اسے یاد نہیں کرتے اور نہ ہی اس پر خود عمل کرتے اسی طرح آگے بھی نہیں پھیلاتے تو ایسا شخص بخرا اور سوریلی زمین کی طرح ہے جس میں نہ پانی جذب ہوتا ہے اور نہ ہی دوسروں کے استعمال کے قابل رہتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش کردہ مثال میں پہلی دونوں قسمیں فائدہ اٹھائے جانے کے اعتبار سے مشترک ہیں، جبکہ تیسرا قسم سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا اس لیے اسے الگ ہی رکھا، واللہ اعلم "انتہی

3- احادیث نبویہ یاد کرنا بھی اسی علم کے ضمن میں شامل ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے، نیز حصول علم اور لوگوں کے درمیان علم پھیلانے کے متعلق فضائل مشهور و معروف ہیں۔

4- احادیث نبویہ کو زبانی یاد کرنا ابیانے کرام کے وارثین علمائے کرام کی صفات میں سے ہے۔

5- احادیث نبویہ یاد کرنے سے دین کو تحفظ ملتا ہے نیز دین کی اہم بنیاد کی حفاظت ہوتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ نے احادیث نبویہ کی حفاظت کیلئے علمائے کرام کو اس جانب نہ لگایا ہوتا تو احادیث ختم ہو چکی ہوتیں، اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں کے دلوں سے نہیں کھینچے گا بلکہ علمائے کرام کو اٹھائے گا، یہاں تک کہ کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنے سربراہ منتخب کر لیں گے، پھر جب ان سے پوچھا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتوے دے کر خود تو گمراہ تھے ہی دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے) بخاری:

(100) مسلم: (3673)

داری: (143) میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : (علم کے خاتمے سے پہلے علم حاصل کرلو، علم کا خاتمہ اس طرح ہو گا کہ اہل علم کو اٹھایا جائے گا)

6- احادیث یاد کرنے کی برکت میں یہ بھی شامل ہے کہ : لوگوں کو احادیث سکھلانی جائیں ، احادیث کی نشر و اشاعت سنت اور علم کی نشر و اشاعت ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کستہ میں :

"اگر کوئی مومن مسلمان احادیث سیکھ لے تو اس کیلیے بہت بڑا اجر ہو گا؛ کیونکہ یہ علم حاصل کرنے کے زمرے میں آتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جو شخص کسی راستے پر پہلا بے علم حاصل کرنے کیلیے، تو اللہ تعالیٰ اس کیلیے جنت کا راستہ آسان بنادیتا ہے) مسلم

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم حاصل کرنا، احادیث یاد کرنا اور علمی مذکورہ جنت میں داخلے اور جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ : (جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرمائے اللہ تعالیٰ اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے) مفتون علیہ

دین کی سمجھ کتاب و سنت کے فہم کے ذریعے ہوتی ہے، اگر کوئی شخص احادیث سمجھنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندے سے سے خیر کا ارادہ فرمایا ہے"

انتهی

واللہ اعلم.